کوثر عنایت (کوثر ایمن)

رسائل میں بچوں کا منظوم ادب: اجمالی جائزہ

ماں کی گود بچے کی پہلی درس گاہ ہے۔ ماں جس قسم کا ماحول بچے کو فراہم کرے گی بچے کی تربیت اور نشو ونما بھی اسی طرح ہوگی۔ ماں بچے کو چھوٹے چھوٹے لفظ بولنا سکھاتی ہے۔ بچوں کو مختلف اشیا کے رنگوں کے نام بتاتی ہے، لوری سناتی ہے اور جھولا جھلاتی ہے۔ بچہ لوری سُن کے خوش ہوتا ہے اور سنتے سنتے میٹھی نیند سو جاتا ہے۔

جہاں تک بچوں کی تعلیم و تربیت میں سیکھنے سکھانے کے عمل کا دخل ہے تو یہ بات بہت حد تک درست ہے کہ بچہ سیکھنے کے عمل میں ہمیشہ آسان سے مشکل کی طرف بڑھتا ہے۔ وہ پہلے حرف، پھر لفظ اور بعد میں جملے بولنا سیکھتا ہے۔ یہی حروف اور الفاظ اگر ابتدا ہی میں بچوں کو چھوٹی چھوٹی بحروں کی صورت ذہن نشین کرا دیے جائیں تو بچے ترنم کے ساتھ لفظ گائیں گے، سیکھیں گے، دل چسپی لیں گے، محظوظ ہوں گے اور تعلیم کا عمل بھی جاری رہے گا۔ جب الفاظ بحروں کی صورت اختیار کرتے ہیں تو نظم وجود میں آتی ہے۔ اسی لیے یہ بات سو فی صد درست ہے کہ نظم، نثر کے مقابلے میں زیادہ دل چسپ اور جلد یاد ہو جانے والی صنف سخن ہے لیکن کیا کیا جائے کہ بچوں کے ادب کو درپیش مسائل میں سب سے بڑا المیہ عدم توجہی ہے۔

امیر خسرو بچوں کے ادب کے باوا آدم سمجھے جاتے ہیں، انھوں نے ''خالقِ باری تعالیٰ'' کی حمد کے علاوہ ہندی اور فارسی الفاظ کی لغت تیار کی اِس کے علاوہ اَنمل، ڈھکوسلے، پہیلیاں اور دوہے، دوسخنے وغیرہم لکھے۔ اس کے بعد تعلیم وتربیت کے سلسلے کی کڑی میں ''فرح الصبیان'' از شیخ اسحاق لاہوری، ''صمد باری'' از میر عبدالوسع، ''ذوق الصبیان'' از حافظ احسن لاہوری، ''لولی نامہ'' از احمدی منشی اور آخر میں غالب کے ''قادر نامہ'' پر ختم ہوتا نظر آتا ہے۔ اُنھوں نے مشکل الفاظ کے معانی ہندی اور فارسی سکھانے کے لیے ان کتب یا تصانیف کا سہارا لیا جو شاید اس وقت کے حالات و واقعات کے مطابق بچوں کی تعلیم و تربیت کا بہتر ذریعہ سمجھا گیا یا سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اِس کے علاوہ بچوں کے لئے باقاعدہ کوئی نظام تعلیم اور درس و تدریس کا طریقہ نظر نہیں آتا لیکن باوجود اس کے مسجدوں، مندروں اور پاٹ شالاؤں میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم کسی نہ کسی صورت میں دی جاتی رہی۔ پھر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں اور دیگر قوموں نے بچوں کی

تعلیم و تربیت کی ضرورت بھی شدت سے محسوس کی اور بچوں کے باقاعدہ نصاب کی تیاری اوران کے لیے کتب شائع کی جانے لگیں جن میں نثر و نظم دونوں کو پیش نظر رکھا گیا اس کام میں مولانا الطاف حسین حالی، مولانا محمد حسین آزاد اور اسماعیل میرٹھی پیش پیش رہے، ان حضرات نے بچوں کی تعلیم و تربیت پر زور دیا اوران کے لیے اُردو ریڈر تیار کیں۔

بچوں کی تعلیم و تربیت کے احساس نے اس وقت شدت اختیار کر لی جب عیسائیوں کے ظلم وستم بڑھ گئے اور اُنھوں نے مسلمانوں کو یہ احساس دلایا کہ وہ محکوم ہیں پھر مسلمانوں نے یہ سوچنا شروع کیا کہ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کا واحد حل تعلیم ہے لہٰذا جتنی جلد ممکن ہو علم حاصل کیا جائے۔

اگر بچوں کے لیے منظوم ادب کی بات کی جائے تو اس کے لیے خود بچہ بننا پڑتا ہے اور اپنے آپ کو بچوں کی ذہنی سطح پر لانا پڑتا ہے۔ بچوں کے ادب میں بے تُکی شاعری کا بھی بہت عمل دخل ہے۔ اگر اوٹ پٹانگ جملے ربط کے ساتھ لکھے اور بولے جائیں جن میں بچوں کی دل چسپی قائم رہے اور وہ ذہنی طور پر اسے قبول کریں، اُنھیں سُنیں پڑھیں اور سیکھیں۔ یہی بچوں کا مرغوب ادب ہے۔ چاہے یہ کہانی کی صورت میں ہو یا نظم کی۔ چنانچہ ۱۸۵۷ء کے بعد جب بچوں کی تعلیم و تربیت کا باقاعدہ آغاز ہوا تو نصابی کُتب کی تیاری کی طرف توجہ کی گئی اور بچوں کی مزید تعلیم و تربیت اور نشوونما کے سلسلے میں مختلف فکر سے تعلق رکھنے والے اہل علم نے بچوں کے لیے رسائل کا اجرا کیا جس میں صرف بچوں کے لیے ہی ادب شائع کیا گیا۔

بیسویں صدی میں بچوں کا ادب درسی کتب کی صورت میں نظر آنے لگا تو اہل علم نے بچوں کی تعلیم و تربیت پر مزید توجہ کی اور اسے اہمیت کی نظر سے دیکھنا شروع کیا۔ اس کام میں سرکاری رغیر سرکاری اور کاروباری ادارے بھی شامل ہوئے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہاں چند اشاعتی اداروں کا ذکر کر دیا جائے کیوں کہ ان اشاعتی اداروں ہی کی وجہ سے بچوں کے رسائل معرضِ وجود میں آئے اور بچوں کی تعلیم و تربیت میں ان کو بنیادی حیثیت حاصل ہوئی۔

ادارہ دارالاشاعت پنجاب ۱۸۹۸ء:

''دارالاشاعت'' یہ لاہور میں قائم ہوا۔ محمدی بیگم (والدہ امتیاز علی تاج) نے اپنے شوہر مولوی سید ممتاز علی کے ساتھ مل کر ۱۸۹۸ء میں عورتوں کے لیے ''تہذیبِ نسواں'' جاری کیا۔ دیکھا جائے تو اُردو صحافت کی تاریخ میں سب سے پہلا رسالہ 'تہذیبِ نسواں' ہے جس نے بچوں کے لئے چند صفحات مخصوص کیے اور بچوں کی دل چسپی اور تفریح کا خیال رکھتے ہوئے کہانیاں، لطیفے اور نظمیں شائع کیں۔

''تہذیبِ نسواں''، مکمل طور پر بچوں کا رسالہ نہیں تھا بلکہ عورتوں کے لیے تھا جس میں بچوں کا خیال

اس لیے رکھا گیا کہ ماں کے ساتھ بچے میں بھی مطالعے کا شوق پیدا ہو۔لیکن ۱۹۰۹ء میں محمدی بیگم کے انتقال کے بعد اس ادارے نے بچوں کے ادارے کی حیثیت سے زیادہ شہرت حاصل کی۔ یہ وہ زمانہ ہے جب بنت نذر الباقر کی ادارت میں بچوں کا ہفتہ وار اخبار ''پھول'' جاری ہوا جس نے نصف صدی تک بچوں کے ادب کی اشاعت میں قابلِ قدر خدمات انجام دیں۔ یہ ادارہ محمدی بیگم کی زندگی ہی میں بچوں کی طرف ملتفت ہو گیا تھا، چنانچہ انھوں نے ۱۹۰۸ء میں جب کہ امتیاز علی تاج کی عمر ۸ برس تھی ''پھول'' اخبار نکالنے کا ارادہ کیا۔''[۱]

جامعہ ملیہ ۱۹۲۰ء:

''جامعہ ملیہ قائم ہونے کے بعد ۱۹۲۷ء میں اُردو اکادمی قائم ہوئی لیکن یہ ادارہ جلد ہی جامعہ ملیہ میں مدغم ہو گیا۔ پہلے پہل بچوں کے ادب پر کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی تھی لیکن بعد میں جب ڈاکٹر ذاکر حسین نے جامعہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا تو انھوں نے اس فراوانی کے ساتھ بچوں کے لیے کتابیں لکھوائیں کہ اس کا مقابلہ کوئی اور ادارہ نہ کر سکا۔''[۲]

مکتبۂ جامعہ:

۱۹۳۶ء میں مکتبۂ جامعہ نے درسی کتابوں کی اشاعت کا کام اپنے ذمے لے لیا۔ان کتابوں کے معیاری ہونے کی سب سے بہتر دلیل یہ ہے کہ انھیں جامعہ کے مشاق اساتذہ محمود علی جامعی، حفیظ الدین ندوی، پروفیسر محمد مجیب، ڈاکٹر عابد حسین اور ڈاکٹر ذاکر حسین وغیرہم نے تصنیف کیا۔ جامعہ کے کام کرنے والوں کو عام ریڈروں کی خامیوں کا شدت سے احساس تھا وہ ایسی کتابیں چاہتے تھے جو ایک طرف تعلیمی نقطۂ نظر سے لکھی گئی ہوں تو دوسری طرف زبان و بیان کے اعتبار سے اتنی دل چسپ ہوں کہ طالب علم شوق سے مزے لے لے کر پڑھے اور ان میں جو معلومات ہوں انھیں آسانی سے ہضم کر لے۔ مکتبۂ جامعہ یقیناً برصغیر کا پہلا تعلیمی ادارہ ہے جس نے اُردو میں بچوں کے لیے اس قدر متنوع اور رنگا رنگ مطالعہ اتنی فراوانی کے ساتھ پیش کیا جس کی مثال مشکل ہی سے ملے گی۔[۳]

فرینکلن:

''فرینکلن ایک آزاد اور غیر سرکاری بین الاقوامی ادارہ تھا۔ اس ادارے نے کتابوں کے علمی معیار کے ساتھ ساتھ کتابت اور اشاعت کا اعلیٰ معیار بھی قائم کیا، خاص طور پر بچوں کے ادب کے سلسلے میں اس ادارے نے نہایت محنت اور احتیاط سے کتابیں لکھوائیں جن میں بچوں کے لیے بنیادی سائنس اور دل چسپ باتصویر کہانیوں کی کتابیں خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ مولانا حامد علی خان کی سربراہی میں اس ادارے نے معیاری اور عمدہ تاریخی کام کیا۔''[۴]

فیروز سنز، لاہور

پاکستان میں اشاعتی اداروں کی نہایت کمی ہے البتہ کچھ ایسے بڑے ادارے ضرور موجود ہیں جو اس کمی کو کسی حد تک پورا کرتے ہیں۔ ان اداروں میں فیروز سنز پاکستان کا سب سے بڑا ادارہ ہے جس کا اشاعتی پروگرام پاکستان کے تمام دوسرے اداروں سے زیادہ وسیع اور قدیم ہے۔ فیروز سنز نے بے شمار کتب کی اشاعت کے ساتھ بچوں کے لیے رسالہ ''تعلیم وتربیت'' کا اجرا بھی کیا جو آج بھی اپنی وہی حیثیت قائم رکھے ہوئے ہے اور آج بھی ادبی شان کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور بچوں کا موجودہ دور کا مقبول ترین رسالہ قرار دیا جاتا ہے۔[۵]

ان اداروں کے علاوہ ایسے بکثرت رسائل بھی ہیں جنھوں نے بچوں کے ادب کو فروغ دے کر نہایت اعلیٰ خدمات انجام دیں اور بچوں کی تعلیم وتربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی ذہنی نشو ونما میں معاون ثابت ہوئے اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے بچوں کے ادب کے سلسلے میں رسائل کی تسلسل سے اشاعت کا بیڑا اُٹھایا۔ ان میں کئی ایک رسائل تو ابھی تک اپنے عزم پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ ہم یہاں اِن میں سے چند ایک رسائل کے منظوم ادب پر نظر ڈالتے ہیں کہ ان رسائل میں کن شعرائے کرام نے بچوں کے لیے منظوم ادب تخلیق کیا۔

تہذیب نسواں ۱۸۹۸ء

اُردو صحافت کی تاریخ میں سب سے پہلا رسالہ ''تہذیب نسواں'' ۱۸۹۸ء کا ہے جس نے بچوں کے صفحات مخصوص کیے اور خاص طور پر ان میں بچوں کی دل چسپی اور تفریح کا خیال رکھا۔ اکثر رسالوں اور اخباروں میں جو بچوں کے صفحے مخصوص ہیں ان کا پیشرو ''تہذیبِ نسواں'' کو سمجھنا چاہیے جس میں ہر ماہ باقاعدگی سے بچوں کی دل چسپی کے مضامین، قصے کہانیاں، لطیفے اور نظمیں ہوتی تھیں بلکہ بچوں کے لیے انگریزی کی چھوٹی چھوٹی نظموں کے ترجمے بھی شامل کیے جاتے تھے۔''[۶]

بچوں کا اخبار ۱۹۰۲ء

کارخانہ پیسہ اخبار خادم التعلیم اسٹیم پریس سے ماہوار شائع ہوتا تھا۔ پنجاب میں اُردو صحافت کے بزرگ منشی محبوب عالم اس کے مدیر تھے۔ اُردو صحافت کی تاریخ میں یہ بچوں کا سب سے پہلا اخبار ہے جس میں کم عمر بچوں اور نومشق ادیبوں نے اپنی تحریریں (نظم ونثر) چھپوائیں اور اس کی قلمی معاونت میں مستقل حصہ لیا۔[۷]

ہفتہ وار پریم ۱۹۲۶ء:

یہ رسالہ چھوٹی عمر کے بچوں کے لیے مولانا تاجور نجیب آبادی نے جاری کیا۔ بقول احمد شجاع یہ رسالہ اس عظیم الشان درخت کا بیج تھا جو ایک عرصے کے بعد پھول پھل لایا۔۸

ماہ نامہ پھول ۱۹۰۹ء:

پہلے پہل یہ ہفتہ وار شائع ہونا شروع ہوا، پھر پندرہ روزہ اور آخر میں ماہ نامہ ہو گیا۔ یہ رسالہ آج بھی باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔

۱۹۰۹ء میں سید امتیاز علی تاج کے والد سید ممتاز علی نے ''دارالاشاعت'' کے زیرِ اہتمام ''پھول'' کا اجرا کیا تھا جو ۱۹۵۷ء میں سیّد امتیاز علی تاج کی وفات کے بعد بند ہو گیا۔

''پھول'' کے دوسرے دور کا آغازِ نو ۱۹۸۹ء میں ہوا جب نوائے وقت گروپ نے ماہ نامہ ''پھول'' کا اجرا کیا۔ اس کے پہلے مدیر اختر عباس تھے۔ ۲۰۰۳ء میں محمد شعیب مرزا نے اس کے مدیر کی حیثیت سے ذمہ داری سنبھالی اور اس کے معیار و مقبولیت کو بامِ عروج پر پہنچایا۔ یہ رسالہ آج بھی بچوں کے رسائل میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام پاکستان بھر کے بچوں کے رسائل کے مقابلوں میں ''پھول'' نے کئی مرتبہ اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی۔ اس کے علاوہ محمد شعیب مرزا نے بطور مدیر کئی خاص نمبر بھی شائع کیے ہیں۔ شروع سے اب تک ملک کے ممتاز ادیب اس کے مدیر اور مجلس تحریر کا حصہ رہے ہیں جن میں اسماعیل میرٹھی، سید امتیاز علی تاج، احمد ندیم قاسمی، غلام عباس، رفیق احمد خان، ساجدہ سلطان، حق نواز، تابش، صدیقی، زیب عثمانی، عزیز جہاں بیگم، ادا بدایونی، شیدا کاشمیری، اسرائیل امرتسری، مجید لاہوری، بیگم جلیل احمد قدوائی، خلیق پڑھانوی، تاباں پشاوری، تیج رام عاجز، نظر زیدی، صوفی تبسم، حفیظ جالندھری، رونق دہلوی، اختر شیرانی چراغ حسن حسرت، مسرور کیفی، ناصر بشیر، اعجاز فروز اعجاز، ڈاکٹر شہناز مزمل اور نجیب احمد شامل ہیں۔

ماہ نامہ ''پھول'' سے منظوم کلام کے چند نمونے دیکھیے :

آؤ سب کو ایک بنالیں

دیس دُکھی ہے اس کو سنبھالیں　　　اس کو ہر آفت سے نکالیں
اس کے سر سے مصیبت ٹالیں　　　اس کی طرف بھی دیکھیں بھالیں ۹

صفائی

صبح اُٹھتے ہی نہانا چاہیے | پھر تمہیں سکول جانا چاہیے
ہے یہ لازم صاف ستھرا ہو لباس | اس میں ذلت ہے کہ میلا ہو لباس
صاف دانتوں کو بھی روزانہ کرو | تاکہ ان سے میل ساری دُور ہو ۱۰

ماہ نامہ "تعلیم وتربیت"

ماہ نامہ "تعلیم وتربیت" بچوں کی تربیت کا بامقصد اور مکمل جریدہ ہے۔ ماہ نامہ "تعلیم وتربیت" کے بانی چیف ایڈیٹر عبدالسلام تھے جو ۲رفروری ۲۰۱۴ء میں وفات پا گئے۔ عبدالسلام اشاعتی ادارے کے بانی مولوی فیروزالدین کی دوسری پشت میں سے تھے اور اپنے والد عبدالمجید کی وفات (۱۹۸۰ء) کے بعد آپ نے ادارے کی باگ ڈور سنبھالی۔ اپریل ۲۰۱۴ء سے اس رسالے کی ادارت ظہیرالاسلام کر رہے ہیں۔۱۱

اس میں لکھنے والے شعرا میں سے ضیاالحسن ضیا، پروفیسر قیوم نظر، ابصار عبدالعلی، فیض لدھیانوی، کنول فیروز، ساجد مسعود، پروفیسر خالد بزمی، رفیق احمد خان، اقبال نواز، محمد احمد شاد، سرور بجنوری، ناصر زیدی، سید طالب بخاری، ظفر محمود انجم، حافظ لدھیانوی، حافظ مظفر محسن، نظیر اکبرآبادی، عابد نظامی، سحر رومانی، محمد اقبال اثر، سمیع الوری، خالد بٹالوی، عشرت گورداسپوری، خلیق احمد خلیق، صوفی تبسم، محمود اطہر، جون ایلیا شامل ہیں۔ ماہ نامہ "تعلیم وتربیت" میں سے منظوم کلام نمونہ کے طور پر پیش خدمت ہے۔

مادرِ ملت

کس قدر تھا مادرِ ملت کو قائد کا خیال | چاہتی تھیں قائداعظم کو اک ماں کی طرح
فکر ہر دم قائد اعظم کی رہتی تھی انھیں | ہر گھڑی قائد کی خدمت میں وہ رہتی تھی سدا
بوجھ تھا قائد پہ ذمہ داریوں کا اس قدر | کھانے پینے سونے اُٹھنے کی نہ رہتی تھی خبر ۱۲

جیون ریکھا

جیتے جی نہ جینا سیکھا | آنکھ جھپکتے جیون بیتا
کہاں لڑکپن کہاں جوانی | کہاں گیا وہ بچپن تیکھا
مال متاع تو خوب کمایا | چڑھتا سورج ڈھلتی چھایا ۱۳

ماہ نامہ "نونہال" ۱۹۵۸ء

اس کی ادارت کے فرائض حکیم محمد سعید نے ادا کیے۔ حکیم محمد سعید کی شہادت (۱۹۹۹ء) کے بعد آپ کی صاحب زادی سعدیہ راشد نے صدرِ مجلس اور مدیرِ اعلیٰ کی ذمہ داری حکیم صاحب کے رفیقِ خاص مسعود

احمد برکاتی نے سنبھالی، منظوم ادب کے حوالے سے ''نونہال'' نے ہمیشہ ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اور بچوں کے لئے منظوم ادب کی ضرورت اور اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے منظوم ادب کو زیادہ سے زیادہ ترجیح دی۔ ماہ نامہ ''نونہال'' میں شائع ہونے والے چند مشہور شعرائے کرام کے نام درج ذیل ہیں:

خواجہ حسن نظامی، جوش ملیح آبادی، جمیل الدین عالی، حکیم خان حکیم، شان الحق حقی، حمایت علی شاعر، عاصمہ گل عصمی، آفاق صدیقی، یوسف راہی، امان اللہ نیر شوکت، محسن احسان، اعجاز رحمانی، عبداللہ شجاع، مظفر وارثی، میم الف بنگلوری، چمن اکبرآبادی، عزام دانش، محمود شام، فیض لدھیانوی، سرشار صدیقی، صبا اکبر آبادی، رفیق یوسفی، منظر ایوبی، فیض احمد فیض، فرخندہ لودھی، ضیا الحسن ضیا، مہوش فاروقی، وغیرہم۔ رسالہ ''نونہال'' سے منظوم کلام نمونہ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے:

سچے ہی اچھے

گورے ہوں یا کالے ہوں جیسی رنگت والے ہوں
آنکھیں موٹی یا چھوٹی ہوں ناکیں پتلی یا موٹی ہوں
ہوتے جو بھی سچے ہیں وہ ہی انساں اچھے ہیں [۱۴]

روشنیوں کا شہر

یہ شہر روشنی ہے ...... اس کو سجائے رکھنا
یہ شہر زندگی ہے ...... اس کو بچائے رکھنا
تعمیر اس کی ہم تم دن رات اب کریں گے
ہر لمحہ ہر گھڑی بس اس کو بنائے رکھنا [۱۵]

یہاں بچوں کے چند رسائل اور ان میں منظوم ادب کے حوالے سے ان رسائل کا ذکر بھی ضروری ہے جن کی اشاعت کا سلسلہ تو آب و تاب کے ساتھ شروع ہوا لیکن وقت اور نامساعد حالات کے پیشِ نظر وہ اسے قائم نہ رکھ سکے، ذیل میں ان کے نام و مقام اشاعت دیے جارہے ہیں:

- ☆ آنکھ مچولی، کراچی
- ☆ آنکھ مچولی، لاہور
- ☆ اطفالِ پاکستان، کراچی
- ☆ اطفالِ اسلام، لاہور
- ☆ الف اُجالا، کراچی
- ☆ انکل سرگم، لاہور
- ☆ ایجوکیشن ٹائمز، لاہور
- ☆ بچوں کا دوست، بھکر
- ☆ بچوں کا دوست، جلال پور جٹاں
- ☆ بچوں کا دوست، حیدرآباد
- ☆ بچوں کا مون، لاہور
- ☆ بچوں کا گلشن، لاہور
- ☆ بچوں کا محور، لاہور
- ☆ بچپن، کراچی
- ☆ بچپن، لاہور

☆بچپن، اسلام آباد	☆بچوں کی آواز، کراچی	☆بچوں کا اخبار، مردان
☆بچوں کا میگزین، حیدرآباد	☆بچوں کا نشیمن، لاہور	☆بہار چمن، لاہور
☆بلندی، مظفرآباد	☆ببلو ببلی، لاہور	☆بے بی ٹائمز، کراچی
☆پھول اور چہرے، لاہور	☆پھول رنگ، لاہور	☆پھول اور تارے، کوئٹہ
☆پھولوں کی مہک، حیدرآباد	☆پنکھڑی، لاہور،	☆پلے ٹائم، لاہور
☆پٹاخہ، کوئٹہ	☆تعلیم نو، حیدرآباد	☆تعلیم و تعلم، لاہور
☆تحسین کڈز، لاہور	☆تصور نونہال، قصور	☆تاروں کی دنیا، ملتان
☆تہذیب الاطفال، لاہور	☆ٹپ ٹاپ، جھنگ	☆جاسوس بھوت، لاہور
☆جان عالم، کراچی	☆جہانِ ادب، مستونگ	☆چاند ستارے، جھنگ
☆چانداور ستارے، اسلام آباد	☆چاند نگر، فیصل آباد	☆چیمپئن، کراچی
☆چمن کی کلیاں، پشاور	☆چمن میگزین، چمن	☆چہکار، لاہور
☆چاند گاڑی، کراچی	☆چنبیلی، کامونکی	☆چٹاخ پٹاخ، کراچی
☆چائلڈ اسٹار، کراچی	☆چائلڈ ایجوکیشن، کراچی	☆چلڈرن سپورٹس، لاہور
☆چلڈرن ورلڈ، شیخوپورہ	☆چلڈرن ورلڈ، لاہور	☆چلڈرن نیوز، لاہور
☆چلڈرن ٹائمز، حیدرآباد	☆چلڈرن ڈائجسٹ، کراچی	☆چھوٹی دنیا، لاہور
☆چھوٹو، کراچی	☆چمن کے پھول، ملتان	☆خزانہ، کراچی
☆خزینہ، کراچی	☆خوشبو، ڈیرہ اسماعیل خان	☆دُعا، اسلام باد
☆دُعا، حیدرآباد	☆دوست، اسلام آباد	☆درخشاں میگزین، کراچی
☆ادبستان، لیاقت پور	☆دلچسپ، گوجرانوالہ	☆روشن چراغ، گڑی
☆روشنی، کوئٹہ	☆رنگا رنگ، لاہور	☆راجا رانی، کراچی
☆روشن ستارے، لاہور	☆سہیلی میگزین، فیصل آباد	☆اسکول میگزین، اسلام آباد
☆اسکول ٹائمز، لاہور	☆اسکول ٹائمز، کوئٹہ	☆اسکول دوست، اسلام آباد
☆اسکول لائف، لاہور	☆اسکول میگزین، کراچی	☆اسکول لائف، کراچی
☆اسکول ٹائمز، حیدرآباد	☆اسکول ڈائجسٹ، کراچی	☆اسکول ستارہ، گوجرانوالہ
☆سٹوڈنٹ کلب، گجرات	☆سحر، نواب شاہ	☆شاہین عالم، لاہور

☆شاہین،لاہور	☆شاہین،محراب پور	☆شاہین،میر پور خاص
☆شاہین نامہ،گوجرانوالہ	☆شاباش،کراچی	☆شہباز،کوئٹہ
☆شاہ رُخ،لاہور	☆صُفہ،کوئٹہ	☆طلوع سحر،کراچی
☆عظیم پاکستان،ملتان	☆علمی روشنی کراچی	☆علم دوست،کراچی
☆عروج،بھاگ ناڑی	☆علمی آبشار،گوجرانوالہ	☆غنچے اور کلیاں،لاہور
☆فاختہ،اسلام آباد	☆فانوسِ اطفال،لاہور	☆فرینڈ میگزین،لاہور
☆قومی بچے،لاہور	☆کردار،لاہور	☆کلیاں،اٹک
☆کلیاں،کراچی	☆کھیل کھیل میں،کراچی	☆کہانی نگر،حافظ آباد
☆کہانی نگر ڈائجسٹ،حافظ آباد	☆کرزی میگزین،کرزی	☆کہکشاں،کوئٹہ
☆کہکشاں،منڈی بہاؤالدین	☆گُل،لاہور	☆گل افشاں،لیہ
☆گلدستہ،دینہ	☆لوٹ پوٹ،کراچی	☆مجاہد،پشاور
☆مجاہد،مظفر آباد	☆مستقبل،اسلام آباد	☆معمار،جعفر آباد
☆معمار،کراچی	☆معمار جہاں،کراچی	☆معصوم،اسلام آباد
☆ممی ڈیڈی،لاہور	☆ننھے ادیب،کرزی	☆ننھے تارے،اسلام آباد
☆ننھے مجاہد،لاہور	☆ننھا اخبار،دیر	☆نوعمر،کراچی
☆نونو،کراچی	☆نئے چراغ،اسلام آباد	☆نشانِ منزل،کراچی
☆نکھار،گوجرانوالہ	☆نین تارا،لاہور	☆ون ـ ٹو،حیدر آباد
☆ہونہار ڈائجسٹ،لیہ	☆ہماری دنیا،کراچی	☆ہمجولی،لاہور،
☆ہلال،کراچی	☆ہیلو چلڈرن،لاہور۔[16]	

حواشی:

1. اسد اریب،ڈاکٹر،بچوں کا ادب (تاریخ وتنقید)،ملتان،کاروانِ ادب،۱۹۸۲ء،ص۸۳۔
2. ایضاً،ص۸۶۔
3. ایضاً،ص۸۸۔
4. ایضاً،ص۹۷۔

۵۔ ایضاً،ص۹۳۔

۶۔ ایضاً،ص۱۰۲۔

۷۔ ایضاً،ص۱۰۳۔

۸۔ ایضاً،ص۱۰۴۔

۹۔ شمیم احمد، آؤ سب کو ایک بنالیں (نظم)، مشمولہ ہفتہ وار ''پھول'' لاہور، ایڈیٹر: سید امتیاز علی تاج، جنوری تا دسمبر ۱۹۴۷ء، جلد نمبر ۳۹،ص۱۱۔

۱۰۔ ضمیر اسلام عثمانی، پانی پتی، صفائی (نظم)، مشمولہ: ہفتہ وار رسالہ ''پھول''، ایڈیٹر: سید امتیاز علی تاج، ۲۸/اکتوبر ۱۹۵۰ء،ص۴۳۱۔

۱۱۔ ماہ نامہ ''تعلیم و تربیت''، ایڈیٹر: ظہیر الاسلام، اسسٹنٹ ایڈیٹر: عابدہ اصغر، ۴۷واں سال، شمارہ نمبر ۵، ستمبر ۲۰۱۴ء،ص۱۔

۱۲۔ شمیم اقبال شہزاد، مادرِ ملت، مشمولہ: ماہ نامہ ''تعلیم و تربیت'' لاہور، ایڈیٹر: ظہیر الاسلام، لاہور، فیروز سنز، جولائی ۲۰۰۹ء، ۶۹واں سال، شمارہ نمبر ۳،ص۵۵۔

۱۳۔ محمد بشیر راہی، جیون ریکھا، ایضاً، اپریل ۲۰۰۹ء،ص۶۰۔

۱۴۔ عمارہ جبیں، سچے ہی اچھے (نظم)، مشمولہ: ماہنامہ ''ہمدرد نونہال'' کراچی، صدر مجلس: سعدیہ راشد، مدیر اعلیٰ: مسعود احمد برکاتی، مئی ۲۰۰۰ء، اشاعت کا ۴۸واں سال، شمارہ ۵،ص۵۱۔

۱۵۔ نزہت عباسی، روشنیوں کا شہر (نظم)، مشمولہ: ماہنامہ ''ہمدرد نونہال'' کراچی، صدر مجلس سعدیہ راشد، مدیر اعلیٰ: مسعود احمد برکاتی، اشاعت کا ۵۷واں سال، ستمبر ۲۰۰۹ء،ص۴۹۔

۱۶۔ افتخار کھوکھر، ڈاکٹر، بچوں کے رسائل کی مختصر سرگزشت، اسلام آباد، دعوۃ اکیڈمی، اپریل ۱۹۹۳ء،ص۲۲۹۔

فہرست اسنادِ محولہ:

کتب:

۱۔ اسد اریب، ڈاکٹر: ۱۹۸۲ء، ''بچوں کا ادب'' (تاریخ و تنقید)، کاروانِ ادب، ملتان۔

۲۔ راہی، محمد بشیر: اپریل ۲۰۰۹ء، ''جیون ریکھا''، کاروان ادب، ملتان۔

۳۔ کھوکھر، افتخار، ڈاکٹر: اپریل ۱۹۹۳ء، ''بچوں کے رسائل کی مختصر سرگزشت''، دعوۃ اکیڈمی، اسلام آباد۔

رسائل:

۴۔ ہفتہ وار ''پھول''، جنوری تا دسمبر ۱۹۴۷ء، ۲۸/اکتوبر ۱۹۵۰ء، لاہور۔

۵۔ ماہ نامہ ''تعلیم و تربیت'' شمارہ نمبر ۳، جولائی ۲۰۰۹ء، ۵، ستمبر ۲۰۱۴ء، فیروز سنز، لاہور۔

۶۔ ماہ نامہ ''ہمدرد نونہال'' شمارہ ۵، مئی ۲۰۰۰ء، ستمبر ۲۰۰۹ء، کراچی۔